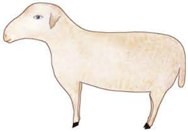

ازلی باپ (خدا) کی طرف
سے حیاۃ ارضی کے لیے
الہامی پیغام

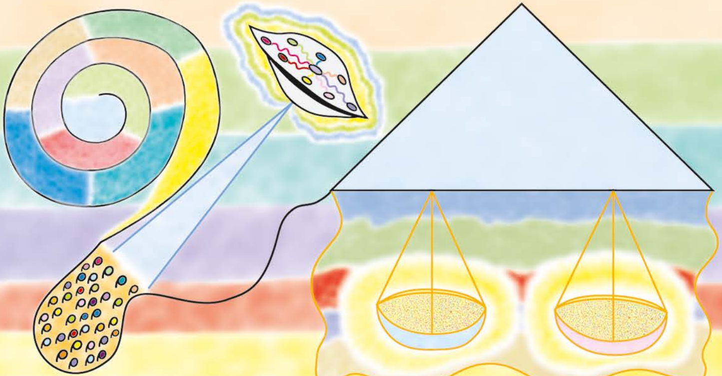

سماوی علم سے

الفا اور ومیگا

خداوند کی خوشی کے لئے للہ، تمام زمین.

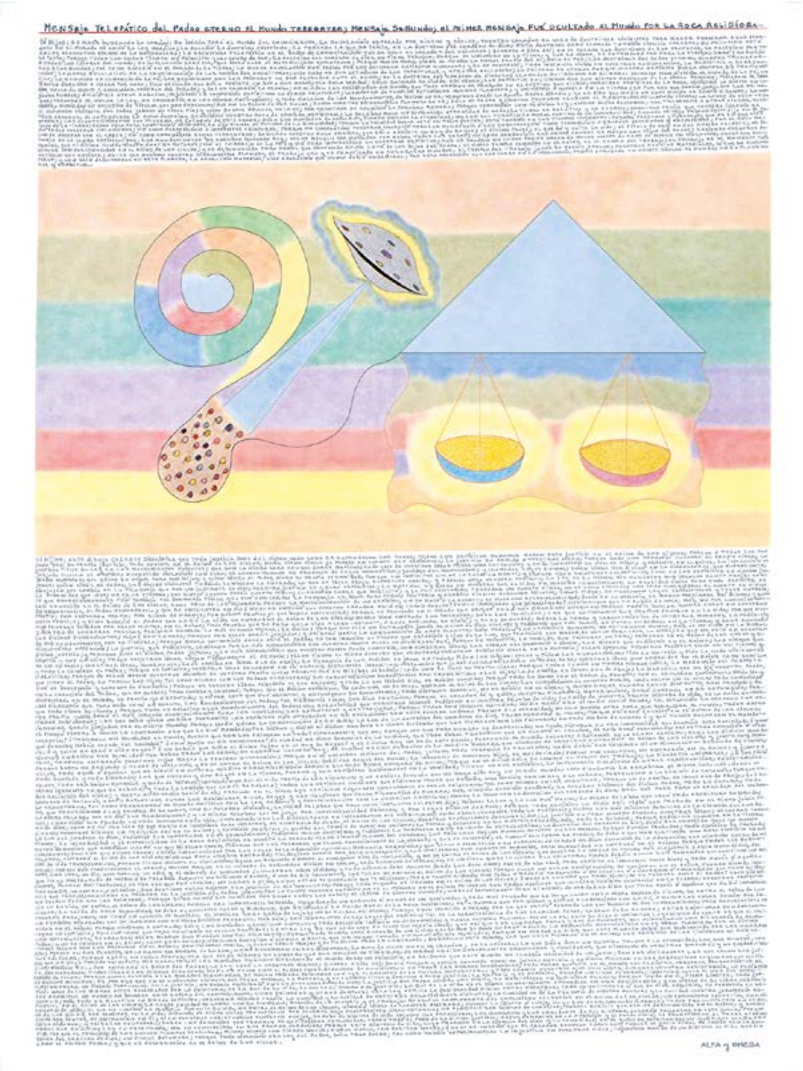

اس کتاب لیما، پیرو میں سال کے درمیان 1975 اور 1978
ہسپانوی میں لکھا گیا ہے.

ازلی باپ (خدا) کی طرف سے حیاۃ ارضی کے لیے الہامی پیغام؛ دوسرا پیغام؛ پہلے پیغام کو مذہبی راک نے چھپا دیا تھا۔

ہاں بچو؛ ایک آدمی حق کی تلاش کے لیے پیدا ہوا؛ اس کو علم کی دنیا کے لیے آشنا کیا گیا، اس کے نزول نے صدیوں انتظار کیا، تمہارے خالق نے ان ابدی تعلیمات کو کے ذریعے دنیا کو ترقی دی؛ ماضی میں اس نے تمہیں شریعتِ موسوی عطا کی؛ پھر عیسوی تعلیمات آئیں؛ تیسری تعلیمات، جو کہ ابھی شروع کی جا رہی ہیں، خدا کی بھیڑ کی تعلیمات ہیں؛ اس کو سماوی علم سے بھی تعبیر کیا جائے گا؛ اس کا مصدر انہیں قدرتی عناصر پر مشتمل ہے؛ الہامی نصوص وہ ذریعہ ابلاغ ہے جس کو خالقِ کائنات استعمال کرتا ہے؛ یہ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا آیا ہے؛ ماضی میں انبیاء کو بھی الہامی طریقے سے تعلیمات دی گئی؛ کیونکہ ہر چیز کا ایک مصدر اور سبب الوجود ہے؛ خدا کی بھیڑ

کا قانون ابدی ہے؛ کیونکہ کہ کائنات کی بھی کوئی انتہا نہیں؛ اور اسی وجہ سے اس کو پوری دنیا میں پھیلایا جائے گا؛ اس کا ترجمہ دنیا کی سب زبانوں میں کیا جائے گا؛ اس کا ایسا اثر ہو گا کہ یہ استحصالی مادیت پرستی کو ختم کر دے گا؛ کیونکہ ایک نیا اخلاقی نظام دنیا میں آ رہا ہے؛ ایسا اخلاقی نظام جس کا تعلق امن کے ہزار سال سے ہے؛ ازلی باپ کی تعلیمات نے ہمیشہ دنیا کی کایا پلٹی ہے؛ بالکل اسی طرح جیسے پہلے زمین پر ہوتا آیا ہے؛ موجودہ انسانی ارواح نے ایک نئے الہام (یا نزول) کا مطالبہ کیا؛ اور یہ تمہیں عطا کر دیا گیا؛ تمہاری زندگی کا ہر لمحہ تم کو مطالبے پر عطا کیا گیا ہے؛ نئی وحی مقدس نصوص کا ہی تسلسل ہے؛ ایک تو اس کے مطالعہ دوست ہونا اور دوسرا اس کا مذہبی ہونا؛ پہلی چیز تو دائمی ہے کیونکہ روح ہمیشہ اپنے مصدر کو ڈھونڈتی ہے؛ اور دوسری چیز ایمان کی تجارت ہے؛ مذہب دنیا کے پہلے ملزم ہیں؛ خدا کی بھیڑ کے قانون میں؛ ان نام نہاد مذاہب نے ایمانی دنیا کو تقسیم کر دیا؛ جبکہ ان کو ایسا کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں؛ وہ یہ بھول گئے ہیں کہ صرف ایک خدا ہے؛ صرف ایک حقیقت؛ صرف شیطان تفرقہ بازی کرتا ہے اور وہ اپنے آپ میں تفرقہ ڈالتا ہے؛ مذہبی روح ابھی تک رومی دور

کے فریسیانہ ہے؛ انہوں نے خدا سے درخواست کی کہ وہ دوبارہ پیدا ہو اور ماضی کے نقائص کی اصلاح کرے؛ انہوں نے اس آزمائش کو منظور کر لیا؛ مت بھولو اے دنیا کے مذہبی لوگو؛ ہر روح کو اس کے لیے مقدر کی گئی آزمائش میں ڈالا جائے گا؛ اے راک کی ارواح! تم نے بھی دنیا کے لیے یہی کچھ کیا؛ تم نے دوسرے گروہوں میں تفرقہ ڈالا؛ تم نے دوسری مخلوقات میں روحانی تذبذب میں چھوڑا؛ تم نے بہت سے سیاروں کو مادی گرجوں سے بھر دیا؛ اور تم زمین پر بھی یہی کام کیا؛ اسی وجہ سے تمہارا حساب کتاب سب سے پہلے لیا جائے گا؛ تم قانون کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے دجال بن گئی; اور ان احکامات کی خلاف ورزی کرنے والا درحقیقت دجال ہی ہے؛ تم کہتے ہو کہ کلیسا کی مقدس ماں؛ میں کہتا ہوں دنیا میں کوئی بھی مقدس یا بزرگ نہیں; اصل انسانیت کو ایسا القابات کی ضرورت نہیں جو عالمِ سماوی میں اجنبی ہوں؛ یہاں تک کہ تمہارا یہ چھوٹا سا سیارہ بھی ایسا ہی ہے; صرف باپ اور چند ایک رسل ہی اس مٹی کے سیارے کی شناساں شخصیات ہیں؛ اس کا مقصد یہ ہے کہ باپ یہوواہ کی اس موجود کائنات کی انتہا نہیں ہے؛ اور جو بھی بڑا ہونے کی سوچتا ہے درحقیقت وہ ہے نہیں؛ تمہارے ہی لیے لفظ

طوائف لکھا گیا؛ کیونکہ تم نے میرے خدائی شریعت کی تجارت کی؛ اندھا دوسرے اندھوں کی رہنمائی کرتے ہوئے؛ جو تمہارے نقائص کو دوسرے اندھوں تک منتقل کرتا ہے؛ جب نئی تعلیمات پھیل رہی ہے؛ تمہاری خود غرضی کی یہ چٹان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی؛ لفظ چٹان کسی چیز کے دائمی ہونے کی علامت نہیں؛ جیسے کہ زمین ہے لیکن یہ دائمی نہیں؛ تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہارا کلیسا دائمی ہے؟؛ واقعات جو رونما ہونے والے ہیں تمہیں اس ناقص سوچ سے نکال دیں گے؛ صرف دل میں عاجزی رکھنے والا ہی دوام حاصل کر سکتا ہے؛ نہ کہ وہ جو بد اخلاقی میں اخلاقیات سکھاتے ہیں؛ جب ماضی میں میرے پہلے بیٹے نے کہا تھا؛ اس چٹان پر میں اپنا کلیسا تعمیر کروں گا؛ اس نے انسان کے مستقبل کو دیکھ کر ایسا کہا تھا؛ کیوں کہ شمسی تثلیث ہر جگہ ہے؛ یہ ماضی ، حال اور مستقبل میں بھی ہے؛ اور اس نے کیا دیکھا؟؛ اس نے تمہاری سب خلاف ورزیوں کو دیکھا؛ اس دیکھا کہ تم نے کیسے معصوم مخلوقات کا قتل عام کیا؛ اس لیے کہ وہ تمہارے نظریات کو نہیں پھیلاتے؛ اس نے دیکھا کہ کس طرح تم نے اس کو تعاقب میں بھیجا؛ اس نے دیکھا کہ کس طرح تم نے عظیم طلباء اور مصنفین کو قتل کیا؛ صرف اس لیے کہ وہ تمہیں

تمہارے نقائص دکھائے؛ اس نے دیکھا کہ تم نے ارضی باشندوں کو بادشاہ بنایا؛ اپنی اس خود غرضی کی چٹان کو جانتے ہوئے اور اس کو کہ صرف ایک بادشاہوں کا بادشاہ موجود ہے؛ خدائی باپ؛ وہ جو زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے؛ بادشاہ کا لقب سماوی دنیا کے لیے ہے؛ شیطان کو روحوں کا بادشاہ کہا جاتا ہے؛ احکامات بادشاہ بننے کی تعلیم نہیں دیتے؛ وہ تمہیں ہر چیز سے بڑھ کر عاجزی و انکساری کی تعلیم دیتے ہیں؛ وہ دیکھتا ہے کہ کس طرح تم ان بازووں کو سہارا دیتے ہو جس نے باپ کی اولاد ایک دوسرے کو قتل کرتی ہے؛ اور شیطانوں تم یہ جانتے ہو کہ احکامات میں کہا گیا ہے: تمہیں قتل و غارت نہیں کرنی چاہیے;وہ ایمان کی تجارت ہوتے دیکھتا ہے؛ اور وہ اس نے تمہاری ارواح میں ہر بد اخلاقی کو دیکھا؛ اگر تمہیں دوبارہ خلاف ورزی کرنی ہےتو یہ بہتر ہو گا کہ دوبارہ پیدا ہونے کی التجاء نہ کی جائے; تمہارے مذاہب عالمِ سماوی میں اجنبی ہیں؛ اور ہر وہ عملِ بد جو باپ کی اولاد کے ایمان میں تفرقہ ڈالے وہ بھی اجنبی ہے عالمِ سماوی میں؛ صرف ایک گرجے کو عالمِ سماوی میں پہچانا جاتا ہے اور وہ ہے کام کا گرجا؛ کام وہ قدیم طاقت ہے جو تمہارے اس چھوٹے سے سیارے کی پیدائش سے پہلے سے قائم ہے؛ وہ کام ہی

تھا جس پر عالمِ دیو میں عمل پیرا ہو گیا؛ کام کے اس مندر کو ابھی ختم نہیں کیا گیا؛ تمہارے مادیت کے گرجوں کو تباہ کیا گیا; وہ اس زمین کی مادیت کے احترام کو ختم کیا گیا؛ وہ تعظیم جو جس کی تعلیم نہیں دی جانی چاہیے؛ کیونکہ یہ تعظیم و احترام ریا کاری ہے؛ تم نے زمین کی ترقی کو بیس صدیوں تک طول دیا؛ اپنے اخلاقی اور روحانی منصوبے میں.-

ہاں پیارے بیٹے؛ یہ آسمان کے نقش و نگار بتاتے ہیں کہ ہر انصاف اسی طرح واپس آتا ہے جس طرح چیز تو دوبارے بنایا جاتا ہے؛ سب انسانی ارواح نے اس انصاف کو عالمِ سماوی میں دیکھا؛ اس دیکھنے کی وجہ سے ہر ایک کو انصاف میں سے حصہ دیا گیا؛ ہر چیز عالمِ سماوی میں موجود ہے؛ جہاں تک روحانیت کا تعلق ہے کوئی بھی اس

دنیا میں اندھا نہیں آتا؛ انصاف تمہارے اعمال کے ساتھ منسلک ہے; کیونکہ ہر ایک نے اپنی جنت بنانے کا وعدہ کیا ہے؛ موجودہ احکامات میں انصاف کا ایک قانون ہے؛ یہ وہ معیار ہے جس سے جس سے تمہارے اعمال کو ناپا جائے گا؛ تمہارے ہر منصوبہ کے ساتھ ارادہ ہوتا ہے؛ اور ہر نیت و ارادہ عالمِ سماوی سے میں مجسم ہو جاتا ہے؛ نیت کا حساب تب لیا جاتا ہےجب اس کے ساتھ روح بھی کوئی خلافِ قانون کام کرے؛ انسانی جسم مقناطیسی قوانین کا مرکب ہے؛ جسے کائنات سے نکالا گیا ہے; اسے خدائی قانون کہا گیا؛ جو کوئی بھی خلیاتی طور پر خدائی ہونے کا انکار کرتا ہے؛ خدا کا انکار کرتا ہے؛ جو اپنے بچوں کے لیے بہترین چیز چاہتا ہے؛ اور جو باپ کا انکار کرتاہے؛ وہ خود اپنے دائمی ہونے پر شک کرتا ہے؛ کیونکہ لا محدود آسمانوں میں وہ ان کے ذہن کو پڑھ لیتے ہیں؛ اور جب وہ آسمانی مخلوقات ارواح کو پڑھتی ہیں; اس طرح وہ یہ دیکھتی ہیں کہ کون باپ کا انکار کرتا ہے؛ تو موجودہ آسمان اس کے داخلے سے انکار کر دیتے ہیں؛ تم نیچے جو بھی کرتے ہو وہ اوپر اپنا اثر چھوڑتا ہے; اور تمہاری روح جہاں بھی جاتی ہے قانون وہی رہتا ہے؛ میرا حکم نیچے اور اوپر دونوں جگہ ایک ہی جیسا ہے؛ کیا تبدیلی ہے اس

فلسفے میں جو کہ صرف کچھ لمحوں کے لیے رہتا ہے؛
تمہارا انصاف روحانی ہے اور ہونا چاہیے؛ جو مادہ ہے وہ
تمہارے زندگی کے نمک میں نہیں رہتا، تمہارے علم میں
ہے؛ ایک منفرد حقیقت جو ہر روح میں ہے وہ دائمیت ہے؛
یہ عارضی نہیں ہے کہ یہ جسم کےساتھ مخصوص ہو؛
گوشت کا جسم جس کی ضرورت محسوس کی گئی؛ اور یہ
منظور کیا گیا؛ طبعی جسم کوئی حیثیت نہیں رکھتا؛ جسم
زندہ ہوتا ہے تو وہ جیومیٹری کا بھی طالب ہوتا ہے؛ اور یہ
بھی عطا کیا گیا؛ وراثت ہر ایک کے لیے ایک ہی سی ہے؛
ماد ہاور روح دونوں کے برابر حقوق ہیں؛ دونوں درخواست
کرتے ہیں؛ مادی اور روحانی قواتین ضم کر دئیے گئے؛ جو
کا عالمِ سماوی میں عہد کے صحیفے کے نام سے جانا جاتا
ہے؛ روح کو ایسے ہی ماددیت میں نہیں ڈھالا گیا؛ اس کو
ذمہ داری کے ساتھ انجام دیا گیا؛ اگر کوئی اس کے خلاف
کہتے ہے تو وہ اپنے آپ سے نفرت کرتا ہے؛ اور جو اپنے آپ
سے نفرت کرتا ہے وہ پاپ سے نفرت رکھتا ہے جو اس کے
اندر موجود ہے؛ کیا تمہیں یہ نہیں سکھایا گیا تھا کہ تمہارا
خالق ہر جگہ موجود ہے؛ ہر اس چیز میں جس کا تصور تم
کر سکتے ہو وہ اس میں جس کا تصور نہیں کر سکتے؛ یقینا
تم اس کو ضروری جانتے ہو زبانی حد تک؛ لیکن خود اپنے

علم سے نہیں جانتے؛ نہ اپنی کوشش سے؛ تمہارے چہرے کے پسینے میں؛ تمہاری اپنی اہلیت سے؛ وہ جو ڈھونڈتا ہے اس کو ملے گا؛ کیونکہ یہ اس تلاش و جستجو کا انعام ہے ، کیونکہ تم اپنے موجودات میں بہت سی چیزوں کی جستجو کر سکتے ہو؛ اور اگر تم باپ کی جستجو نہ کرو گے جس نے تم کو زندگی دی؛ تو تم جنتوں میں داخل نہیں ہو سکو گے؛ نا شکر گزار داخل نہیں ہو گا؛ صرف عاجزی کرنے والا؛ وہ جو اپنی زندگی میں آزمائشوں سے گزرے؛ کیونکہ یہ وہ آزمائشیں تھیں جو کہ عاجزی کی وجہ سے ان پر آئیں؛ ہر آزمائش جو کسی آدمی پر زندگی کے ہر لمحے میں آتی ہے؛ ہر ایک سیکنڈ پر؛ اس کو مطالبے پر دیا گیا؛ حتی کہ

تمہاری اموات کے کی خصوصیات اور ان کے طریقے؛ تم نے خود مانگے؛ ان تم نے ان آزمائشوں میں اخلاقیات کے اعلیٰ معیار کو پورا کرنے کی درخواست کی؛ صرف وہی؛ کیونکہ ان کے بغیر تم جنتوں میں ہر گز داخل نہیں ہو سکتے؛ اور تم نے درخواست کی کہ اس طرح کی اخلاقیات کی تعلیم زمین پر دی جائے؛ تب خدائی احکامات پر نازل کئے گئے؛ یہ احکامات وہ میٹر راڈ ہیں جس سے تمہیں ناپا جائے گا؛ تو کیا یہ اس زمین کے استعمال پر منحصر ہونا چاہیے؛ انسانی ارواح مجھے بھی صحیح طرح نہیں پرکھ سکھیں؛

لیکن، میرے احکامات کے دائرے میں رہنا ظلمت نہیں ہے؛ کیونکہ تم وہاں داخل نہیں ہو سکتے جہاں باپ ہے؛ یہ بے مثال وقت ہے کہ تم روشنی سے دور رہو؛ کہ تمہیں نمبروں کو پڑھنے کے لیے دوبارہ پیدا ہونا ہے، یہ تمہارے اس خلیاتی ارتقاء سے مختلف ہے؛ انصاف جس کی تم نے درخواست کی ایک بہت ہی چھوٹی چیز سے شروع ہو گا جس کہ انسانی دماغ کبھی سوچ سکتا ہے؛ تو ایسا ہی ہے؛ کیونکہ سب سے چھوٹا پن؛ اور انکساری ہر چیز میں پہلے ہیں؛ سب سے پہلے سماوی سلطنت میں؛ اور خدائی انصاف میں؛ اور خدائی باپ یہوواہ کے نزدیک بھی یہی پہلا ہے؛ اور سب سے چھوٹی چیز جس کا انسانی ذہن تصور کر سکتا ہے تمہارے خیالات ہیں؛ وہی جو تم روزانہ بناتے ہو؛ وہی جس کا مطالبہ تم نے بادشاہت میں کیا؛ وہی جن کو تم محسوس کرتے ہو لیکن دیکھتے نہیں؛ تمہارے تمام نظریات طبعی طور پر خلا میں سفر کرتے ہیں؛ ان کے بھی وہی حقوق ہیں جو تمہارے ہیں؛ تم نے مادیت میں پیدا ہونے کی خواہش کی؛ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا؛ تم نے وقت اور جگہ میں رہنے کی خواہش کی؛ تمہارے خیالات نے بھی ایسا ہی کیا؛ جو کچھ اوپر ہے بالکل اسی طرح ہے جس طرح نیچے ہے؛ ان خواہشات کی وراچٹ سب میں

یکساں ہے؛ دیوہیکل چیزیں بھی خواہش کرتی ہیں اور انتہائی باریک چیزیں بھی خواہش کرتی ہیں؛ جاندار مادہ خواہش کرتا ہے اور جاندار مجہول بھی؛ اور ہر چیز باپ کی طرف سے عطا کیا گیا ہے؛ کیونکہ وہ لا محدود ہے اور تمہارے خیالات سپیس میں سفر کرتے ہیں؛ لا محدود فاصلہ؛ وہ فاصلہ جو تم کبھی نہیں باپ سکتے؛ صرف باپ جانتا ہے؛ تمہارے خیالات اس کی سلطنت میں اجنبی نہیں؛ کہکشاں کے بیج کی طرح؛ ان سے تمہارے الفاظ تخلیق ہوتے ہیں؛ تمہاری اپنی جنت سے؛ یہ میرے آزاد ارادے میں لکھا ہوا ہے؛ ہر کوئی خوداپنی جنت بناتا ہے؛ کیونکہ تم میں سے ہر کوئی باپ کی وراثت سے حصہ رکھتا ہے؛ با پ جو کچھ بھی ہے؛ بچے بھی وہی ہیں؛ بالکل جیسے ارضی والدین کے ساتھ ہوتا ہے؛ ان کی موروثی خصوصیات ان کی آنے والی نسلوں میں منتقل ہوتی ہیں؛ جو کچھ یہاں اوپر ہے نیچے بھی بالکل ایسا ہی ہے؛ وراثت جو تمہیں باپ نے دی وہ معصومیت تھی اور فلسفیانہ باتوں کی کمی؛ کیونکہ یہ تمہارا آزادانہ ارادہ ہے جو کہ انتخاب کرتا ہے؛ اور تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے تمہاری اپنی اہلیت ہے؛ کیونکہ ہر چیز انسان کے چہرے کے پسینے سے حاصل کی جاتی ہے؛ روحانی کوشش سے؛ با پ کی تخلیق میں کوئی

چیز بھی نہیں ہے جس کی کوئی قیمت نہ ہو؛ ہر چیز کی قیمت ہے اور آئندہ بھی ہو گی؛ کیونکہ کسی کے روحانی اہلیت کے بغیر کوئی عالمِ سماوی میں داخل نہیں ہو سکے گا؛ تمہارے الفاظ کی تسلی آسمانوں میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے؛ ہر تسلی بخش بول سے دنیا میں ہی لطف اندوز ہو گیا؛ اور یہ اسی کی وجہ سے ہے جو لکھ دیا گیا تھا؛ اور انہوں نے اپنا انعام حاصل کر لیا؛ ہر قسم کی مادی لطف اندوزی کا آسمانوں میں کوئی معیار نہیں؛ سب سے بڑھ کر اس لیے کہ یہ سب لطف اندوزیاں فلاسفی کی پیداوار ہیں؛ جو باپ کے قانون کو کسی خاطر میں نہیں لاتی؛ ایسی فلاسفی کے دن گنے جا چکے ہیں؛ کیونکہ خالق دیتا بھی ہے اور لیتا بھی ہے؛ تمہاری مادی فلاسفی کو کاٹ دیا جائے گا؛ کیونکہ ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے؛ کیونکہ ہر چیز باپ کے احکامات سے منسلک ہے؛ وہ تعلق جو تم نے خود اپنی زندگی کے ٹرائل میں مانگا؛ تمہارا نظامِ زندگی تباہ ہونے کا مطلب خود تمہارا غلامی کی زنجیر کو توڑنا ہے؛ یہ انکساری کے لیے یہ بہت بڑا معرکہ ہو گا؛ استحصال کیا گیا اور نفرت کیا گیا؛ کیونکہ سب خدا کے سامنے برابر ہیں؛ کسی کو بھی امیر نہیں پیدا کیا گیا اور نہ ہی کسی کو غریب پیدا کیا گیا؛ ایسی صورت حال مشتاق ارواح نے بنائی؛

وہ لوگ جو صرف حال میں رہتے ہیں؛ وہ اپنے ارتقاء میں سب سے پس ماندہ ارواح ہیں؛ دائمیت کے آگے اس سوچ کے ا س عارضی طریقے نے دنیا کو مطیع کرنے کے علاوہ کوئی کام نہیں کیا؛ یہی دنیا ان سب شیاطین کا حساب لے گی؛ کیونکہ کوئی آدمی اپنی روح کی مذمت نہیں چاہتا؛ خدا کی بھیڑ کی تعلیمات کی روشنی دنیا کو بدل دے گی؛ کیونکہ عالمِ سماوی میں ایسا ہی لکھا ہوا ہے؛ زمین کو جو بتایا گیا تھا اس نے اس کے برعکس کیا؛ صدیوں سے میری خدائی احکامات اس کو بتا رہے تھے؛ انکسار ی اور عاجزی رکھنا والے لوگ پہلے ہیں؛ چیزوں کی ہر قسم کی ترتیب میں؛ اور تم نے سماوی احکامات کے ساتھ کیا کیا؟ جب عاجزی رکھنے والے لوگ پہلے ہیں تو کیا انھوں نے دنیا پر حکومت کی؟یقینا نہیں؛ کیونکہ میں دیکھتا ہوں کی ہر عاجزی رکھنے والے کو کم تر سمجھا جاتا ہے؛ بد اخلاقی جسے تم اعلیٰ معاشرہ اعلیٰ معاشرہ کہتے ہو وہ اس کا حصہ نہیں بن سکتے؛ اور تمہیں حق ہی کس نے دیا ہے کہ ایسا معاشرہ بناؤ؟ کیا یہ میرے دیئے ہوئے نصوص میں ہے؟ میں تم سب شیاطین کو کہتا ہوں کہ وہ فلسفیانہ درخت جس کو میں نے نہیں بنایااس کو جڑ سے اکھاڑ دیا جائے گا؛ یہ ہے ہر جاندار کا ارتقاء؛ اور تمہیں کس نے تخلیق کیا اور

بادشاہ بنا یا؟ کیا تم جانتے ہو کہ صرف باپ ہی بادشاہوں کا بادشاہ ہے؟ اور بادشاہ کا لقب تو اس دنیا کے لیے ہے ہی نہیں؛ یہ سماوی دنیا کے لیے ہے؛ شیطان کو روح کا بادشاہ کہا گیا؛ الہامی احکامات تمہیں ہر چیز سے بڑھ کر انکساری کی تعلیم دیتے ہیں؛ وہ تمہیں اپنے آپ کو بادشاہ بننے کی تعلیم نہیں دیتے؛ میں کہتا ہوں کہ تم ملعون اشرافیہ کے شیطان ہو؛ تم میں سے کوئی بھی عالمِ سماوی میں داخل نہیں ہو گا؛ اور تمہارے ساتھ تمہارے بچے بھی تین نسلوں تک داخل نہیں ہو سکیں گے؛ کیونکہ باپ یہوواہ کی اس دنیا میں والدین سے ہر چیز وراثت میں ملتی ہے؛ کوئی چیز بھی فضول نہیں ہے، وقت کا ایک چھوٹا سا لمحہ بھی نہیں؛ کیونکہ صرف ایک لمحے کی خلاف ورزی سے تم جنت میں جانے سے رک جاؤگے؛ دنیا کے ملعون بادشاہ، تمہاری بعد کی نسلوں کی معصومیت تم پر لعنت کرے گی؛ کیونکہ تمہاری وجہ سے وہ عالمِ سماوی میں داخل نہیں ہو سکیں گے؛ اور ان کے ساتھ ہر وہ مرد اور عورت بھی جس نے تمہارے اس فلسفے میں تمہاری مدد کی؛ اشرافیہ میں سے کوئی ایک شیطان بھی جنت میں نہیں جا سکے گا؛ کیونکہ کی اس عالم میں صرف کام کی اہلیت دیکھی جاتی ہے؛ عالمی فلاسفی؛ کیونکہ باپ یہوواہ کی اس

موجودہ کائنات میں ہر وراثت منتقل ہوتی ہے؛ کوئی چیز بھی فضول نہیں ہے، وقت کا ایک چھوٹا سا لمحہ بھی نہیں؛ کیونکہ صرف ایک لمحے کی خلاف ورزی سے تم جنت میں جانے سے رک جاؤگے؛ دنیا کے ملعون بادشاہ، تمہاری بعد کی نسلوں کی معصومیت تم پر لعنت کرے گی؛ کیونکہ تمہاری وجہ سے وہ عالمِ سماوی میں داخل نہیں ہو سکیں گے؛ اور ان کے ساتھ ہر وہ مرد اور عورت بھی جس نے تمہارے اس فلسفے میں تمہاری مدد کی؛ اشرافیہ میں سے کوئی ایک شیطان بھی جنت میں نہیں جا سکے گا؛ کیونکہ کی اس عالم میں صرف کام کی اہلیت دیکھی جاتی ہے؛ عالمی فلاسفی؛ وہ جس کا مطالبہ ہر انکسار اور ایماندار آدمی نے کیا؛ وہ جو زمین میں بادشاہ ہیں اور تھے؛ وہ ضلالت میں بھٹکے ہوئے ہیں اور تھے؛ ان کی ارواح میں دوسری موجودات کا اثر ہوتا ہے؛ وہ موجودات جہاں ہر چیز میں مادے کی چمک ہوتی ہے نہ کے ذہانت کی؛ زندگی کا نمک ظلمت سے بھرا ہوا؛ اور کوئی بھی شیطان نہیں ہے جو کسی دنیا میں بادشاہ نہ رہا ہو؛ اس فلاسفی کو کسی شیطان نے شروع کیا؛ اسی وقت سے جب اس کے سرکشی کی; اور وہ سارا گروہ جس نے اس کے ساتھ سرکشی کی؛ سب انسانی ارواح جنہوں نے ایک گروہ

میں رہنے کی درخواست کی، ایک قوم کی طرح ایک بادشاہ کے ماتحت؛ شیطان کے اسی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں؛ اسی لیے تم سب جنت سے باہر نکالے گئے؛ اور جنات بھی وہاں سے نکل گئے؛ ارواح نے دوسری مخلوقات سے لگان لیا؛ بالکل اسی طرح جس طرح تم نے لیا؛ کیونکہ یہاں اوپر ایسا ہی ہوتا ہے جیسا نیچے زمین پر؛ شیطان کی پیروی کرنے والے مذہبی ، امیر، بادشاہ اور ملعون لوگوں میں پھیلے ہوئے ہیں جنہوں نے قوت کے استعمال کے فلسفیانہ نظریات ایجاد کیے؛ لیکن کوئی بھی شیطان باقی نہیں رہے گا؛ باپ کا جاندار کلام دنیا کو پاک کر دے گا؛ ہر چیز بدل دے گا؛ بالکل اسی طرح جیسے اس نے پرانی دنیا کو پاک کیا موسوی قانون کے ذریعے؛ اور اس کے بعد عیسوی تعلیمات کے ذریعے؛ اب وہ خداکی بھیڑ کی تعلیمات ذریعے ایسا کرے گا؛ اور خالقِ کائنات کے لیے اس سے زیادہ آسان اور کوئی کام نہیں ہے کہ وہ اپنے کلام سے دنیا کو بدل ڈالے؛ وہی کلام جس نے ابھی کچھ سماوی لمحوں پہلے کہا: کہ روشنی ہو جائے تو روشنی ہو گئی؛ وہی کلام جس نے سب مقدس نصوص کو بنایا؛ وہی کلام جس نے تمہیں احکامات دئیے؛ وہی کلام جو پہلے تمہیں تمہاری ذہانت سے چانچتا ہے؛ اور پھر طبعی قوانین سے؛ کیونکہ ہر

نفس نے اسی طریقے سے مطالبہ کیا; انہوں نے آخری یومِ حساب کے دن حساب کتاب لینے کا مطالبہ کیا؛ جیسے انہوں نے زندگی کے ہر لمحے میں آزمائے جانے کا مطالبہ کیا؛ میرے نصوص کی تفسیر کی مشکلات سے لے کر; ہر چیز ، ہاں ہر چیز کا تم نے مطالبہ کیا تھا؛ یہاں تک خدا کی بھیڑ کی نہایت معمولی سائنس کا بھی؛ اس سے تم اندازہ کر سکتے ہو کہ نہ دکھائی دینے والی چیزوں کو بھی آسمان سے کنٹرول کیا جاتا ہے؛ تمہارے نامعلوم احساسات؛ تمہارے خیالات کے لیے عدل ہے؛ اور تمہارے تصورات کے لیے؛ تمہارے ارادوں کے لیے؛ تم نے خود اسکو عالمِ سماوی میں مانگا تھا؛ تم نے یہ بھی مانگا تھا کہ تمہیں تمہارےماخذ بھلا دیا جائے؛ وہ طریقے اور وہ تفصیلات کہ کس طرح تمہیں تخلیق کیا گیا؛ لیکن، تم یہ سب چیزیں جان لو گے؛ کیونکہ تم نے زمین پر خدا کی بھیڑ کے قانون کو جاننے کی خواہش کی؛ تم سے درخواست ہے کے علم کے ذریعے سے دلجوئی کرو؛ تم نے ایک نئی تعلیمات کی درخواست کی ہے؛ اور تم نے یہ بھی درخواست کی کہ ان تعلیمات کی آمد کو ایک راز رکھا جائے؛ خدا کی بھیڑ کے قانون کی تعلیمات؛ اس کو بہت عرصہ پہلے ہی جان لیا جانا چاہیے تھا؛ مذہبی راک کی مادیت پرستی اور بے

اعتباری نے تم سے حق چھپائے رکھا؛ان کی پاس بھیڑ کے رول ہیں؛ پہلا رول ان کو دیا گیا؛ کیونکہ ان کی آزمائش مقصود تھی؛ ہر نفس کی آزمائش کی جاتی ہے؛ یہ شیاطین وہ سکھاتے ہیں جس پر یہ خود ایمان نہیں رکھتے؛ انہوں نے حق کا علم حاصل کرنے میں پہل کرنے کی درخواست کی گئی؛ اور یہ ان کو دیا گیا؛ انہوں نے دل میں پروان چڑھنے والی خود غرضی کی چٹان کی وجہ سے حق کی تعلیم کو چھپایا؛ یہ سب سے کم تر ایمان والے ہیں؛ یہ مادی قوانین کی تعظیم کے اثر میں ہیں؛ فرعونی وراثت ہے؛ جو کسی آدمی کی خوشامد بڑھاتی ہے؛ بے شک اے تعظیم کے شیاطین کہ میرے کلام میں سے کوئی بھی غلط شے جنت میں داخل نہیں ہو گی؛ اور نہ کوئی ایک خود غرض چٹان داخل ہو گی؛ اس نسل کو اور جو اس کے بعد آئے گی تم پر لعنت کرنی چاہیے؛ کیونکہ تمہاری وجہ سے انسانیت جنت میں داخل نہیں ہو پائے گی؛ کیونکہ جتنے بھی لمحات گزر رہے ہیں وہ احکامات کی خلاف ورزی میں گزرے رہے ہیں؛ جبکہ صرف ایک سیکنڈ کی خلاف ورزی سے انسان جنت میں جانے سے رک جاتا ہے؛ اور جب تم نے حق اس دنیا سے چھپایا؛ تم نے انسانیت کو جنت اس اور دور کر دیا؛ کیونکہ تم نے نقائص کو اور پھیلا دیا؛ بدی

میں رہنے کے لمحات بڑھ گئے ہیں؛ ہر ایک لمحہ جو تم معصیت میں گزار رہے ہو ایک جنت ہے جو تم اپنے اوپر بند کر رہے ہو؛ تم سب کو یہ لمحات جمع کرنے چاہیے جو ایک منٹ، ایک گھنٹہ، ایک دن ، ایک ہفتہ ، ایک سال اور جتنے سال تم رہے ان کے لمحات، اور یہ سب حساب بارہ سال کی عمر سے شروع ہونا چاہئے; اس سے پہلے؛ ہر روح خدا کے ہاں معصوم ہے؛ اور جس نے بھی میرے ان معصوموں کے ساتھ ایک سیکنڈ کے لیے بھی بری بات یا عمل کیا تو وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا؛ کیونکہ جب ان معصوموں سے برا سلوک کیا جائے تو یہ آسمانوں میں شکایت کرتے ہیں؛ یہ اسی وجہ سے ہے جو کہ لکھ دیا گیا ہے کہ: دوسروں کے ساتھ ایسا سلوک نہ کرو جو تم پسند نہیں کرتے کہ تمہارے ساتھ کیا جائے؛ اسی وجہ سے کوئی بھی برا باپ یا ماں، یا سوتیلا باپ یا ماں، یا کوئی مرد یا عورت جو بچوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں جنت میں داخل نہیں ہوں گے؛ ان کی تقدیر میرے معصوموں پر منحصر ہے؛ کیونکہ ہر چھوٹا عالمِ سماوی میں بڑا ہے؛ کیا تمہیں یہ نہیں سکھایا گیا تھا کہ ہر انکسار آدمی باپ کے ہاں اول مقام رکھتا ہے؛ اس کا مطلب ہے ہر چھوٹی چیز باپ یہوواہ کے انصاف کے قانون میں پہلے ہے؛ اس وجہ سے تمہاری

روح اُس عالم میں پہلے نہیں ہے؛ پہلے وہ ہیں جن کو تمہاری روح اس دنیا میں حقیر سمجھتی ہے؛ تمہاری روح پہلے آنے کا نہیں کہہ سکتی؛ کیونکہ تمہیں سب چیزوں سے زیادہ عاجز ررہنے کا حکم دیا گیا تھا؛ اور آخری ہمیشہ عاجز ہی ہوتا ہے؛ وہ اپنی اہمیت کو نظر انداز کرتا ہے؛ یقینا میں تمہیں کہتا ہوں کہ جس نے اس دنیا میں اپنے آپ کو اہم سمجھا وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا؛ چاہےیہ اہمیت ایک سیکنڈ کی ہو یا اس سے بھی کم؛ اور ہر وہ گندہ ذہن رکھنے والا جس نے ایک لمحہ کے لیے بھی ایسا کیا؛ جنت میں داخل نہیں ہو گا؛ انسانیت کا زوال اس غلط اور بے شان و شوکت نظریے کی وجہ سے ہے؛ جو کہ اس غلط مذہبی راک نے تمہارے اندر ڈال دیا گیا ہے؛ یہ فاحشہ جس نے صدیوں سے ایمان کے ساتھ کھیل کھیلا؛ اس نے اپنے عارضی مقاصد کے لیے ایسا کیا؛ اس نے انکساری کو کوئی اہمیت نہ دی؛ انکساری اپنے قریب آسائشوں کو نہیں آنے دیتی؛ وہ اپنے آپ فلسفیانہ نظریات میں نہیں ڈالتی؛ کیونکہ ہر انکسار آدمی وہاں سے گزر آیا ہوتا ہے جہاں سے تشہیر کے متلاشی گزرتے ہیں؛ ہر مادہ پرست پس ماندہ روح ہے؛ جو اس چھوٹے سے حال پر اپنی امیدوں کی عمارت تعمیر کرتا ہے؛ بلکہ وہ تو روح کے قوانین سے بھی

نا آشنا ہیں؛ یہی خصوصیات ان نام نہاد پوپ کی بھی ہیں؛ فاحشاؤں کے سربراہ؛ یہ مخلوقات جنت میں اجنبی ہیں؛ کیونکہ کوئی بھی داخل نہیں ہوا؛ صرف انکسار اور معتدل مزاج داخل ہوا؛ اوراسی طرح ہر مذہب بھی اجنبی ہے؛ حتی کہ تمہاری زمین کی مٹی بھی؛ یہ اس لا محدود قانون کی وجہ سے ہے؛ ان میں سے ایک یہ ہے کہ کائنات لا محدود ہے؛ اتنا لا محدود کہ ہر ایک وہم حقیقت بن جاتا ہے؛
دوسرا اصول یہ ہے کہ ہر کوئی اپنی جنت خود بناتا ہے؛ یہ اسی طرح ہے جیسے پوپ اور ان کے پیروکار ، جنہوں نے مادیت کی تعظیم کی فلاسفی کو پالا پوسا، نے اس فلاسفی سے اپنی اپنی دنیا بنا رکھی ہے؛ کیونکہ ہر ایک دنیا کو ایک جنت نے گھیر رکھا ہے؛ اور ہر کوئی اپنی جنت خود بناتا ہے؛ مادیت کی تعظیم وہ درخت نہیں ہے جس کو باپ نے لگایا ہو؛ اور یہ عالمِ سماوی میں اجنبی ہے؛ اور ہر وہ تعلیمات، یا سائنس یا فرقہ اجنبی ہے جس نے میرے انکسار وں کا خیال نہ رکھا؛ کیونکہ بے شک میں نے تمہیں کہا تھا کہ اس دنیا پر انکساروں کی حکمرانی ہونی چاہیے؛ کیونکہ وہ آسمانوں میں سب سے پہلے ہیں؛ وہ یہاں اوپر پہلے ہیں لہذا نیچے زمین پر بھی پہلے ہونے چاہیے؛ اور اس سب کے بر عکس کیا گیا؛ اس زمین پر انہوں نے حکمرانی

کی جن کو آسمان پر ایسا نہیں کہا گیا تھا؛ ظلمت کی ارواح تم پر حکمرانی کریں؛ کیونکہ وہ ایسا روشنی کے نام پر تو نہیں کرتیں؛ وہ اپنی تقاریر میں میرا نام نہیں لیتے؛ ان کا مقصد خالق نہیں ہے؛ یہ عارضی ہے؛ جو دائمیت کے سامنے ایک آزرو ہی رہتی ہے؛ میں ان کے ذہن پڑھتا ہوں؛ میں ان کے حساب کتاب دیکھتا ہوں؛ کیوں کہ میں ہر جگہ ہوں؛ میں دیکھتا ہوں کہ وہ اپنی اندھیری دنیا بنانے میں لگے ہوئے ہیں؛ میں تمہیں یقین سے کہتا ہوں کہ ان میں سے کوئی بھی سربراہ باقی نہیں رہے گا؛ اور ہر وہ شخص جو میرے احکامات کا خاطر میں نہیں لاتا باقی نہیں رہے گا؛ اگر انکساروں نے شروع سے ہی دنیا پر حکمرانی کی ہوتی؛ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس دنیا کو حساب کتاب کی ضرورت نہیں ہو گی؛ یہ وہ خلاف ورز ی کرنے والے ہیں جو حساب کتاب کی ضرورت مہیا کرتے ہیں؛ کوئی ایک بھی خلاف ورزی کرنے والا باپ کی سلطنت میں داخل نہیں ہو سکے گا؛ قانون خود تمہارے اندر ہے؛ یہ ہمیشہ ہی ایسا تھا؛ تمہیں صرف سوچنے کی ضرورت ہے اور تم اپنا محاسبہ خود ہی کرتے ہو؛ روح اور مادہ اپنے دائرہ میں رہ کر سوچتے ہیں؛ کیونکہ کسی کو بھی وراثت سے محروم نہیں رکھا جاتا؛ ہر ایک کے برابر حقوق ہیں؛ باپ ہے ہاں

کوئی بھی کم نہیں ہے؛ یہ حقوق ہر طرح سے ظاہر ہوتے ہیں؛ ہر قسم جو تم اس دنیا میں دیکھتے ہو تم نے اس کا مطالبہ کیا تھا؛ تم ان کی اس درخواست کے گواہ ہو؛ کیونکہ اس ارضی مسکن میں آنے سے پہلے; قدرت کے مستقبل کے عناصر کا عہد و پیمان پہلے ہی کر لیا گیا تھا؛ اور ہر وہ چیز جس کو تم اپنی موجودگی میں آنکھ سے دیکھے رہے ہو یہ تم نے اسی الہامی معاہدے میں مانگا تھا؛ اسی لیے باپ یہوواہ کی اس عالم میں مادہ اور روح دونوں کی حساب کتاب کے مطالبے کا حق ہے؛ مادہ اور روح آزاد انہ قوتِ ارادی کے مالک ہیں؛ ایک دوسرے پر منحصر نہ ہونے کی وجہ سے؛ اگر یہ ایسا نہ ہوتا؛ تو عدل میں پختگی نہ آ سکتی؛ اور نہ ہی دونوں کے حقوق میں کوئی توازن ہوتا؛ صرف ایک ہونے کے ناطے سے باپ کا عدل، لامحدود چیزوں میں عیاں ہے؛ کیونکہ اس میں کچھ بھی محدود نہیں ہے؛ ہر عد مخلوقات کے عمل ہی سے پیدا ہوا؛ یہی زندگی کا نمک ہے؛ جو عدل کو اپنی شکل دیتا ہے؛ زندگی کا نمک وہی علم ہے جو کوئی شخص اپنے وجود سے سیکھتا ہے؛ اپنے آزادانہ قوتِ ارادی کو ذہن میں رکھتے ہوئے؛ ارواح ایک ہی رفتار سے معرفت کے حصول میں ترقی نہیں کرتیں؛ کچھ آگے ہوتی ہیں اور کچھ پیچھے؛ اس اصول سے تمہارے

اندر طبعی موازنت کے نہ ہونے کا پتہ چلتا ہے؛ ہر معرفت یا نمکِ حیات تمہارے اندر زندہ و جاوید ہے؛ لیکن ہر چیز لامحدود زاویوں سے مطابقت رکھتی ہے؛ تم اپنی حیاتی مناسبت کا معیار اور خصوصیات خود ہی بناتے ہو؛ یہ خصوصیات تمہارے غور و فکر کے فلسفے سے وجود میں آئیں؛ اور معیار عالمِ سماوی میں تمہاری روحانی پیشوائی سے بنا؛ بہترین معیار انکساری سے حاصل کیا جاتا ہے؛ اور لطف اندوزی اور کام سے؛ خدا کی سلطنت میں سماوی اشتراکیت کو دیکھو؛ ایک سماوی اشتراکیت ایک بچے کے فلسفے کے ساتھ؛ وہ جس نے اپنی زندگی کے دوران لطف کو پروان نہیں چڑھایا؛ عالمِ سماوی میں داخل نہیں ہو گا؛ اور نہ ہی کردار کا احمق داخل ہو گا؛ اگرچہ یہ احمقیت یا غصہ صرف ایک سیکنڈ یا اس سے بھی کم رہا ہو؛ تم سب نے عالمِ سماوی میں اس بات کا عہد کیا تھا کہ زندگی کو پر مسرت گزارو گے؛ آسمانوں کی تقلید کرتے ہوئے؛ تم نے حدود کے دائرے میں رہ کر لطف اندوز ہونے کی درخواست کی؛ تم نے کردار کہ احمقت نہیں مانگی؛ کیونکہ تمہیں معلوم تھا کہ یہ جنت میں اجنبی ہے؛ اور تم کو معلوم تھا کہ احمق ہوتے ہوئے تم جنت میں داخل نہیں ہو گے؛ اگر اپنی زندگی میں تم بار بار غصہ کرتے رہے؛ یہ

اس نا مناسب نظامِ زندگی کی وجہ سے ہے جو انسان نے چنا ہے؛ اور اس نظام کو بنانے والے ضرور اس کا حساب دینا پڑے گا؛ کیونکہ انہوں نے اس کا مطالبہ کیا تھا؛ اور اس بات کو وہ تسلیم کریں گے؛ جیسا کہ شیاطین جنہوں نے سرمایہ داری کا استحصالی نظام بنایا؛ خدا کے انصاف کا کوڑا ان پر برسے؛ ان شیاطین نے ازلی باپ سے اس بات کا عہد کیا تھا کہ وہ اس دنیا میں الہامی قوانین کی تعریف و تعظیم کریں گے؛ اس لیے نہیں کہ وہ ظالم بن جائیں؛ کیونکہ یہ نظامِ حیات کہ اچھائی اور آرام جس کی پیداوار ہے؛ اس دنیا کا یوک ہے؛ ایسا یوک جو کہ اختتام پذیر ہے؛ کیونکہ نئے اوقات کی ابتداء قریب ہے؛ نئی دنیا نیا وقت ہے؛ نئی اخلاقیات نئی تقدیر کے ساتھ؛ جہاں تمہیں یہ نہیں بتایا جائے گا کہ خالق ہر چیز کی تجدید کرتا ہے؛ آخرت حساب و کتاب خدا کی بھیڑ کے قانون کے تحت شروع کیا جائے گا؛ ایک دردناک اختتام؛ کیونکہ خدا کے احکامات کی خلاف ورزی صرف دکھ ہی پیدا کر سکتی ہے؛ جیسے تم نے اپنی زندگیوں میں نا انصافیاں دیکھیں؛ وہ نا انصافیاں جو اس نظامِ زندگی کی پیداوار ہیں جس کو ازلی باپ نے نہیں بنایا تھا؛ اور جو عالمِ سماوی میں اجنبی تھا۔

تصنیف: **الفا اور ومیگا**

مدت سے منتظَر وحی کس طرح نازل ہونا شروع ہوئی؟

1975اور 1978کے درمیان ، ازلی باپ کے ایک قاصد یا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے اس نے ہمیں وہ مشاہدات بتائے جن سے وحی کی ابتداء ہوئی اور اس ازلی باپ کی جانب سے الہامی احکامات موصول کیے؛ درج ذیل میں الفا اور اومیگا کی ریکارڈ کی گئی کیسٹ کو تحریر کیا گیا ہے؛ الفا اور اومیگا: ایک کسی کی طرح ہوں، میں ہمیشہ سے ہی

ہر ایک کی طرح رہا؛ صرف یہ کہ میں احکامات سنتا ہوں؛ باپ نے ایک مرتبہ مجھے کہا؛ اس نے مجھے ایک کاپی پر لکھنے کا کہا جو ابھی تک میرے پاس موجود ہے؛ اس نے مجھے ایک پیغام دیا؛ اس نے مجھے لکھوایا؛ مجھے یاد ہے؛ اس نص میں کہا گیا تھا: بیٹا انتخاب کرو، کیا تم خدا کی خدمت کرنا چاہتے ہو یا ارضی شان و شوکت والی زندگی چاہتے ہو؟ یہ ایک انتخاب ہے، کیونکہ تم نے دنیا میں آزادانہ قوتِ ارادی کا مطالبہ کیا تھا، بالکل جیسے اوروں نے کیا؛ اس نے مجھے سوچنے کے لیے تین منٹ دئیے، اس کو نوٹ کرنا چاہیے... کہ اس نے انتخاب کے لیے کہا؛ پھر میں نے اسے جواب دیا... مجھے اس کو ٹیلی پیتھک (الہامی) طریقے سے جواب دینا تھا; نہیں بیٹا، لکھ کر ، جیسے تم نے لکھ کر مانگا؛ ہر احساس خدا سے مانگا گیا؛ تب میں نے اس کو جواب دیا: فادر یہوواہ میں آپ کی پیروی کرتا ہوں، کیونکہ جہاں تک انسان کا معاملہ ہے تو وہ دائمی نہیں ، تو میں کسے ایسے کی پیروی کرنا چاہتا ہوں جو دائمی ہے;

بھائی: لیکن کیا تم اس وقت چھوٹے تھے؟

الفا اور اومیگا: ہاں میں چھوٹا تھا.

بھائی: سات سال کی عمر میں تم نے یہ معرفت حاصل کی؟

الفا اور اومیگا: ہاں ہاں، وہ کاپی اور وہ ورقہ ابھی تک

میرے پاس ہے، سالوں گزرنے کی وجہ سے اس کا رنگ پیلا پڑ گیا ہے، میں نے اس کو یقینا سوٹ کیس میں ڈالا ہو گا; وہ وہیں ہونا چاہیے، تب باپ نے مجھے بتایا;ہاں بیٹا، مجھے معلوم ہے، لیکن تمہیں ایک اامتحان میں کامیاب ہونا ہے، اگرچہ اس کو بھی دائمی باپ جانتا ہے، تمہیں ٹیسٹ پاس کرنا ہے، کیونکہ اگر تم نے اسے پاس نہیں کیا تو تم کوئی تجربہ حاصل نہیں کر سکو گے.-

بہن: کیا اس نے تمہیں اس طرح حیران کیا؟میرا مطلب اس

طرح، اچانک ہی اس نے تمہیں چن لیا؟

الفا اور اومیگا: ہاں میں تمہیں یہ بتانے لگا ہوں;ہر چیز جس کا تصور کیا جا سکتا ہے خدا سے مانگی گئی ہے، جیسے کوئی اور کسی ایجاد کے لیے درخوست کرتا ہے، میں نے انکشاف کی درخواست کی، ایک کے قانون میں پر چیز خدا سے مانگی.-

کیا آنا باقی ہے۔

کیا آنا باقی ہے، ہر ایک پر منحصر ہے، کیونکہ یہ لکھ دیا گیا تھا، کہ ہر ایک اپنے اعمال کی وجہ سے جانچا جائے گا، خدا کی خدائی پڑتال بارہ سال کی عمر بڑے لوگوں کے خیالات پر مشتمل ہے، کیونکہ صرف بچے ہی ہیں جو خدائی حساب و کتاب کا سامنا نہیں کریں گے، خدائی حساب و کتاب کا سامنا نام نہاد بالغ لوگ کریں گے، کیا سوچ تھی ، صرف ایک سیکنڈ میں وجود میں آ جائے گی، جوکہ اس پر منحصر ہے کہ اس کو کس طرح سکھایا گیا، ابھی تک یہی باتیں ہیں کیونکہ خدا تو لا محدود ، دائمی باپ ذہنی مشقت کا مکمل وجود چاہتا ہے۔

الفا اور ومیگا

کتاب اور برہ. (مکاشفہ ۵ باب).

کون طومار کھول سکتا ہے

۵ تب میں نے اس شخص کے داہنے ہاتھ میں جو کہ تخت پر بیٹھا تھا ایک طومار دیکھا۔ طومار کے دونوں جانب لکھا ہوا تھا اور اس کو سات مہروں سے بند کیا گیاتھا۔ ۲ اور میں نے دیکھا کہ ایک طاقتور فرشتہ بلند آوا ز سے منا دی لگا رہا ہے،”کون اس طومار کی مہریں توڑنے اور اس کو کھو لنے کے لا ئق ہے ؟“ ۳ لیکن کو ئی بھی آسمان پر یا زمین پر یا زیرِ زمین اس قا بل نہ تھا کہ اس طوما رکو کھو لے یا اس کے اندر دیکھے۔ ٤ میں نے زاروقطار رویا اس لئے کہ کو ئی بھی اس طومار کو کھو لنے یا اس کے اندر دیکھنے کے قابل نہ نکلا۔

سماوی علم سے

ہاں بچو؛ ایک آدمی حق کی تلاش کے لیے پیدا ہوا؛ اس کو علم کی دنیا کے لیے آشنا کیا گیا، اس کے نزول نے صدیوں انتظار کیا، تمہارے خالق نے ان ابدی تعلیمات کو کے ذریعے دنیا کو ترقی د.

ملاحظہ کیجیے:

/https://www.alfayomega.com/ur

اور کتابیں پڑھیں.

https://www.facebook.com/RevelacionAlfayOmega/

کتاب اور برہ.

(مکاشفہ ۵ باب).